

افغانستان پر اقوام متحدہ کی ظالمانہ پابندیوں

کے خلاف

دفاع افغانستان کو نسل اور متحدہ اسلامی کانفرنس کا انعقاد

ایک بار پھر افغانستان اور اس کی مظلوم عوام پر مسلم عیش وادارہ اقوام متحدہ نے انسانی تاریخ کی نہایت ہی بدترین پابندیوں کا نفاذ 20 جنوری سے کر دیا ہے۔ یہ جانبدارانہ اور ظالمانہ قرارداد روس اور امریکہ دونوں نے متفقہ طور پر سلامتی کونسل میں پیش کی اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا اطلاق بھی پلک جھپکنے میں شروع ہو گیا۔ ماضی میں انہی دو عالم قوتوں کی باہمی کشمکش نے باعث افغانستان آج ہندرات میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اس وقت تو انہیں اور اقوام عالم کو اس اجڑے ہوئے ملک کی تعمیر نو کے لئے کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔ لیکن طرفہ تماشہ یہ ہے کہ اسی لئے پٹے ملک کے عوام پر انہی دو بد معاشرے نے مصائب کے مزید پہاڑ گرانا شروع کر دیئے۔ اس موقع پر مسلم امہ نے اپنی روایتی بے حسی کا مظاہرہ پھر سے دوہرایا اور امریکہ کے فرمان شامی کے مطابق اپنے مسلم بھائیوں کی ہر طرح کی امداد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ آج افغانستان پھر سے شعب ابلی طالب کا منظر پیش کر رہا ہے اور زمانہ حال کے ابو جہل وغیرہ پوری کوشش کر رہے ہیں کہ افغانستان کے لالہ زاروں اور پہاڑوں میں چراغ مصطفوی اور دین حق کی جو شمع فروزاں ہوئی ہے اسے کسی بھی صورت میں جلنے نہ دیا جائے۔ لیکن یہ امریکہ اور اقوام متحدہ کی بہت بڑی بھول ہے اگر ان پابندیوں جو رجوع اور جبر و قوت سے اسلام کا راستہ روکا جاسکتا تھا تو اسلام اپنے ابداء ہی میں ختم ہو جاتا۔ لیکن یہ دین حق کا معجزہ ہے کہ یہ کسی بھی دور کی عالمی استعماری طاقتوں اور اپنے سے کئی گنا طاقتور دشمنوں کے سارے عزائم کو ناکام بنا کر پھیلتا چلا آ رہا ہے۔ محمد عربی کے متوالے امتوں پر یہ آزمائش کی گھڑی نئی نہیں ہے۔ ہر دور کے فرعونوں، ابو جہلوں اور اصحابِ اخذ و دے نے اپنے طور پر ایسی کوششیں کی ہیں لیکن الحمد للہ آخر کار یہ ساری کوششیں ایک مسئلہ اور خصوصاً افغانیوں کے لئے تاریک بکثرت ثابت ہوئی ہیں اور ہو گئی۔ بظاہر امریکہ اور اقوام متحدہ نے افغانستان پر تازہ پابندیوں کے نفاذ کا فیصلہ اس لئے کیا ہے کہ وہاں پر عرب پیادہ اسامہ بن لادن نے پناہ لی ہوئی ہے اور اس وقت امریکہ کی نگاہ میں اسامہ بن لادن سب سے بڑا ”دہشت گرد“

ہے اور جب تک کہ امارت اسلامیہ افغانستان کے حکمران طالبان اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے نہیں کرتے یہ پابندیاں بڑھتی رہیں گی۔ لیکن حقیقت میں یہ سب الزامات باطل اور لغو ہیں۔ اسامہ بن لادن کی دہشت گردی اور مسلمانوں کی جیاد پرستی امریکی جینک ٹینکس پر قابض یہودی لابی کی اختراعات ہیں جبکہ زمینی حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں یہی عظیم مجاہد اسامہ بن لادن جب افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کر رہا تھا تو یہ ہیرو تھا اور افغانستان بھی ان کا ایک پسندیدہ ملک تھا لیکن جب اسی اسامہ نے امریکی استعمار کے سعودی عرب اور خلیج فارس تمام عالم اسلام میں بڑھتے ہوئے گھٹاؤ نے کردار کے خلاف آواز اٹھائی تو امریکہ نے اس پر دہشت گردی کا الزام لگایا جبکہ طالبان حکومت اور ”دفاع افغانستان کونسل“ بار بار یہ اعلان کر رہی ہے کہ امریکہ اسامہ کے خلاف ثبوت فراہم کرے لیکن امریکہ ثبوتوں کی فراہمی اور غیر جانبدارانہ کمیشن سے کترا رہا ہے۔ دوسرا افغانستان اور امریکہ کے درمیان مجرموں کے تبادلے کا کوئی معاہدہ نہیں پھر طالبان افغانستان کی اسلامی حکومت کو امریکہ اور اقوام متحدہ نے تسلیم بھی نہیں کیا ہے تو پھر یہ مطالبہ چہ معنی دارد۔ تیسرا نقطہ یہ ہے کہ اسامہ بن لادن طالبان کی حکومت میں افغانستان نہیں آیا بلکہ برہان الدین ربانی کی دعوت پر افغانستان آیا تھا اور ربانی انہی کا منظور نظر اور اقوام متحدہ میں افغانستان کا صدر تسلیم کیا جاتا ہے تو اس کے خلاف بھی کارروائی کرنی چاہیے لیکن اس کے برعکس امریکہ روس اور سلامتی کونسل نے نہایت ہی جانبداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور افغانستان کے بحران کو مزید طوالت دینے کے لئے شمالی اتحاد کو ان پابندیوں سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور شمالی اتحاد کو طالبان کے خلاف اسلحہ سمیت ہر طرح کی امداد کا یقین دلایا ہے۔ تو اصل بات اسامہ بن لادن کو پناہ دینے کی نہیں بلکہ ان کی اصل دشمنی اسلام سے ہے کہ طالبان نے حقیقی معنی میں کیوں اسلامی نظام کا نفاذ کیا ہے؟ اور طالبان کیوں امریکہ بالادستی قبول نہیں کر رہے؟ اگر آج بالفرض طالبان اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر بھی دیں تو کیا امریکہ طالبان کی حکومت کو تسلیم کر لے گا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ جب تک کہ طالبان اسلامی نظام کے نفاذ سے دستبردار ہونے کا اعلان نہیں کرتے اور امریکی بالادستی کو قبول نہیں کرتے۔ ولن ترضیٰ عنک الیہود ولا النصارى حتى تتبع ملتہم۔

ہم امریکہ پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اسامہ بن لادن صرف افغانستان ہی کا نہیں پوری امت مسلمہ کا سرمایہ افتخار ہے اور امت مسلمہ اس عظیم مجاہد کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت چوکس ہے۔

عالمی دہشت گرد امریکہ کے ان مظالم اور پابندیوں کا راستہ روکنے اور اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کیلئے جمیعت علماء اسلام کے سرپرست اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا مسیح الحق صاحب

نے ایک مخلصانہ اور دردمندانہ دعوت نامہ پاکستان کی تمام اسلامی جماعتوں، جہادی تنظیموں اور سیاسی پارٹیوں کے نام جاری کیا اور 10 جنوری بروز بدھ کو آکڑہ خٹک میں انہیں جمع ہونے کی دعوت دی تاکہ سب سر جوڑ کر اپنے برادر اسلامی ملک پر ہونے والے مظالم کے خلاف لائحہ عمل تیار کر سکیں۔

الحمد للہ اس مخلصانہ دعوت کے نتیجے میں امت مسلمہ نے ایک ایسا وحدت و یکجہتی اور اتحاد و اتفاق کا منظر دیکھا جس کے لئے عرصہ دراز سے اس کی آنکھیں پتھر اگئیں تھیں۔

ملک کی تمام مذہبی جماعتوں اور جہادی تنظیموں کی سپریم قیادت آپس کے تمام مسلکی، فروعی اور سیاسی اختلافات بالائے طاق رکھ کر ایک میز پر بیٹھ گئی تھیں اور تمام جماعتوں کے مشورے کے بعد افغان بھائیوں کی نصرت و امداد اور امریکی عزائم کے مقابلے اور پابندیوں کو بغیر موثر بنانے کے لئے دفاع افغانستان کو نسل کا قیام منظور ہوا۔ الحمد للہ کہ طالبان اور علم و جہاد کے اس مرکز سے چھوڑا ہوا تیرہ صحیح ہدف پر پہنچا۔

افغانستان اور طالبان کے ساتھ اس عظیم اجتماع کی وابستگی اور اس کی موثر قراردادوں اور 26 جنوری کو ملک بھر کے مظاہروں نے امریکی اور اقوام متحدہ کی انتظامیہ کی نیندیں حرام کر دی ہیں۔ اس لئے امریکی وزارت خارجہ اور اقوام متحدہ کے اعلیٰ نمائندوں نے اپنی کٹھ پتلی پاکستانی حکومت سے ”دفاع افغانستان کو نسل“ کی سرگرمیوں اور مظاہروں پر باز نہ کر سکی ہے اور یہ دونوں شیطانی قوتیں امت مسلمہ کے اتحاد اور افغانوں سے اظہار یکجہتی کرنے پر خوب سچ پائیں۔ لیکن ہم حکمرانوں اور پاکستان کے ارباب اقتدار پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کوئی امریکی ریاست نہیں کہ امریکہ یہاں جو چاہے من مانیں کرے اور ہمارے حکمران غلاموں کی طرح ان کے حکم سے سر تابی نہ کریں۔ بلکہ یہاں کے عوام امریکہ کی طرف سے ان پابندیوں کے خلاف سراپا احتجاج ہیں اور افسوس کہ ہماری فوجی حکومت جس سے ہماری بہت توقعات وابستہ تھیں کہ یہ فوجی حکمران جرات و شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجاہدانہ جذبے کے ساتھ امریکی اور اقوام متحدہ کی پابندیوں کو ٹھکرا دیں گے اور اپنے مظلوم افغان بھائیوں کی ہر طرح امداد کریں گے۔ لیکن حکومت پاکستان بھی اقوام متحدہ کی پابندیوں پر کاربند ہے حکمرانوں کو سوچنا چاہیے کہ یہ دن پاکستان پر بھی آنے والے ہیں۔ جس طرح امریکہ نے ایران، سوڈان، لیبیا، عراق اور افغانستان کو شکار کیا ہے اس کے بعد واحد مسلم ایشیائی قوت پاکستان کو جکڑنے اور پابندیوں میں کسے کا نمبر ہے اور اس کے مکمل انتظامات ہو چکے ہیں۔ ہم پاکستانی امریکہ اور اقوام متحدہ کی طرف سے افغانستان پر پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتے اور اپنے افغان بھائیوں کو ہر قسم کی امداد حسب سابق فراہم کرتے رہیں گے۔